QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

سیرت نگاری میں محدثانہ اسلوب کے ارتقاء میں پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کا کردار

Evolution of Mohadithana Seerah Writings and the Role of pir Mehr Ali shah Sahib (RA)

Muhammad Nasir
Visting Lecturer, University of Wah. Pakistan
Email: nk1710414@gmail.com
Dr. Mussarat Malik
Faculty member at University of Wah Pakistan
Email: mussaratmalik@yahoo.com

Abstract

This is evident that the modren era has seen new aspects and dimensions of Seerat wiriting. Seerat literature has scholarly, historical, social and international significance. It is not just a biography of a significant personality but it incorporates histroy of the beginning and evolution of Divine Messag- Al – Quran . It is mentioned in Al - Quran as Uswa e Hasna. All the mohadithin , illustrators , historians and seerat writers has mentioned it in their works. Mohadithisin has tried to clarify doubts whatsoever about the seerat while shaping this new branch of knowledg. As seerat is directly related to Hazrat Muhammad (pbum) therefore Mohadithin wrote about it prudently. These efforts of theirs are proportionate to the efforts of collecting hadith itself. Which means the seerat literature has been derived from Hadith. It also established the principals of history as well. As methodolgy adopted by mohadithin was seerat based in style, therefore they relatedto Hazrat Muhammad (pbum) authentic words and incidents, which is obvious in their books under Seerat headings.

Key words: *Seerat, Al-Quran, Uswa e Hasna, mohadithin*

تعارف موضوع

اللہ ذوالجلال نے انسانیت کی کامل راہنمائی کے لیے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی مقدس جماعت کو منتخب فرمایا، اوران کے ذریعہ سے اپنی ذات وصفات، احکام ربانیہ کااجراءاور مخلوق کو خیر وشر کے راستوں کا مکمل تعارف کروایا، یہ ان نفوس قدسیہ پر اللہ تعالی کا خصوصی انعام ہے، کہ ان کی ذوات مقدسہ اپنی ذات میں انمول نمونہ ہوتی ہیں، پھران سے صلحاء علماء صوفیاءنے اکتساب فیض کر کے مختلف علاقوں کومزین کیاہے،ان میں برصغیر پاک وہند کے تمام تر عظیم صوفیاء بھی شامل ہیں، جن کی ذوات عالیہ پر انعامات کی موسلادھار بارش برستی ہے۔وہ حسن اخلاق کے پیکر بن کر تشریف لاتے ہیں،مزید یہ کہ ان پر ہر دم فضل وکرم کا بحر بیکراں چھم چھم اترتاہے، جس سے کردار کی بلندی،اطوار کاحسن،عادات کاانمول چشمہ نمودار ہوتاہے،اس سلسلہ کلام ربانی میں اظہار ہوتاہے، جبرائیل علیہ السلام پیغام باری لے کرانہی ذوات کے پاس آنا،اور پیغام کو مخلوق تک ان ہی کے واسطہ سے بھیجنا کامل ترین اظہار ہے۔اس لیےاس مقدس جماعت کی زبان وبیان سے جاری ہونے والے الفاظ، جملےاور کلموں کوالگ مقام عطافرمایا گیاہے، اس کااظہار اللہ سبحانہ ان الفاظ میں کیاہے۔

وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهِۦ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ [1]۔

ترجمہ:اور ہم نے کوئی رسول ﷺ بھی نہیں مبعوث فرمایا مگراس کی قوم کی زبان میں کہ ان کو صاف صاف بتائے۔

علامہ ابوالفداء محمد بن اسماعیل المعروف ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ: قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: لَمْ يَبْعَثِ اللَّهُ عز وجل نَبِيًّا إِلَّا بِلُغَةِ قَوْمِهِ[2].

ترجمہ:ابوزر غفاری رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے کوئی رسول ﷺ نہیں مبعوث فرمایا مگراپنی قوم کی زبان میں۔

سید عالم ﷺ کے لیے خصوصافرمایا:

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى[1]۔

ترجمہ: اور آپ ﷺ اپنی خواہش سے نہیں بولتے مگر وہ جو آپ کو وحی کیا جاتا ہے۔

ان ہر دو آیات طیبات اور حدیث شریف سے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی زبان سے نکلنے والے الفاظ وجمل کی حیثیت متعین ہو جاتی ہے۔ جن کو اصطلاحا" احادیث نبوی بولا جاتا ہے۔ اور آج کا زمانہ آپ ﷺ کا ہے، تو آپ ﷺ کے فرامین وافعال سے جو سیرت طیبہ تخریج واستنباط ہو گی۔ اس کی بنیاد احادیث نبوی ﷺ پر ہے، لہذا دیکھنا ہے، کہ اس کو علماء محدثین کس انداز واسلوب میں بیان کرتے ہیں۔ تدبر و تفکر کے بعد یہ چیز ظاہر ہوتی ہے۔ کہ احادیث رسول اللہ ﷺ جو اصحابہ رسول ہیں۔

وہ احادیث روایت کرنے والے رواۃ حدیث دو/2 اقسام میں منقسم نظر آتے ہیں۔ ایک جو واقعات کو بطور تاریخ نقل کرتے ہیں، اور دوسرے جو باقاعدہ سلسلہ سند کو ذکر کرتے ہیں، اور اس بات کا مکمل خیال کرتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنی زبان نبوت سے بیان کیا ہے یا کہ نہیں، تاکہ سیرت طیبہ ﷺ میں کوئی ضعیف و کمزوری سقیم و غرابت اور غیر معیاری بات داخل نہ ہو جائے، اس لیے اس زمانہ سے ہی "علم الجرح والتعدیل" کا وجود میں آنا، اس چیز کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ اقوال وافعال نبوی ﷺ میں محدثین کتنی احتیاط کرتے ہیں، اس پاسداری کو ہی محدثین کا منہج واسلوب کہتے ہیں، تاکہ حدیث رسول اللہ ﷺ کو اخذ و تحمل میں کوئی نقص نہ رہے جائے، نیز احادیث کو منسوب کرنے میں احتیاط کا پہلو بھی برقرار رہے، کیونکہ اس بارے میں آپ ﷺ نے وعید شدید بیان کی ہے، پیر مہر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اس کا پورا پورا خیال رکھا ہے، تاکہ سیرت رسول اللہ ﷺ میں محدثین کا منہج واسلوب برقرار رہے۔

مقالہ پر سابقہ تحقیقات:

اس عنوان پر حتی المقدور کوشش کے باوجود کوئی کام نظر سے نہیں گزرا بہت سے مقالہ نگار احباب اور جدید ذرائع سے معلومات حاصل کی ہے، لیکن کسی مضمون، مقالہ، یا آرٹیکل تک نہ پہنچ پایا، البتہ سیرت نگاری میں محدثین کے

"محدثانہ اسلوب" تک ضرور رسائی ہوئی ہے، جس کا ذکر کرنا ضروری ہے، تاکہ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کے اسلوب اور محدثین کے اسلوب میں موازنہ کیا جا سکے۔ نیز یہ بات بھی پیش نظر رہے، کہ محدثین کے اسلوب پر کوئی کام ہوا ہے، تو عرض ہے کہ "محدثانہ اسلوب" پر عربی، اردو زبان میں کام ہوا ہے، بعض مقالات ومضامین کے اسماء یہ ہیں۔

(1) منہج المحدثین والمؤرخین فی نقد مرویات السیرۃ البنویۃ[2]۔

(2) مصادر السیرۃ النبویۃ بین المحدثین والمؤرخین[3]۔

(3) مناہج المؤرخین المعاصرین فی کتابۃ السیرۃ النبویۃ[4]۔

ان کتب ومضامین کے علاوہ بھی عربی زبان میں بہت سارا کام "محدثانہ اسلوب" پر موجود ہے، سب کا احاطہ مشکل ہے۔

اب چند ایک مقالہ جات جو اردو زبان میں ہیں، ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(1) اردو ادب میں "سیرت نگاری کا محدثانہ اسلوب سیرت المصطفی کی روشنی میں" [5]۔

(2) سیرت نگاری کا محدثانہ اسلوب و منہج: ابن جوزی کی "الوفا باحوال المصطفی" کا مطالعہ[6]۔

(3) "سیرت نگاری اور اصول روایت ودرایت"[7]۔

ان تمام مقالہ جات میں اردو زبان میں "محدثانہ اسلوب" پر بات کی گئی ہے۔ لیکن ہمارے عنوان "سیرت نگاری میں "محدّثانہ اسلوب" کے ارتقاء میں پیر مہر علی شاہؒ کا کردار" ہے، اور اس پر کوئی کام پہلے آج تک تقریبا نہیں ہوا ہے، یہ بالکل نیا کام ہے۔

بنیادی سوال:

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

"سیرت نبویہ" میں پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے کونسا اسلوب اپنایا ہے؟

اس بنیادی سوال کا جواب ملاحظہ کرنے سے پہلے کچھ ضروری امور کا ذکر لازمی ہے، مثلا

مجدد گولڑہ پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ کا مختصر تعارف:

قبلۂ عالم پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ یکم رمضان المبارک 1275ھ بمطابق 14، اپریل 1859ء بروز سوموار/ پیر کے دن گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے[8]۔ آپؒ کا سلسلہ نسب پاک پچیس/25 واسطوں سے حضرت غوث الاعظمؒ سے، اور چھتیس/36 واسطوں سے امام حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے ملتا ہے[9]۔

آپؒ نے بنیادی تعلیم گولڑہ شریف میں پائی ہے، بعد میں موضع بھوئی، انگہ سرگودھا، علی گڑھ ہندوستان میں مختلف علوم وفنون کی تکمیل کی ہے۔ آپؒ کے قوۃ حافظہ کا یہ حال تھا کہ قرآن مجید ناظرہ پڑھا اور حافظ القرآن ہو گئے[10]۔ آپؒ کو تمام علوم شرعیہ اسلامیہ ظاہرہ و باطنہ پر ید طولی حاصل تھا12۔ اس لیے آپؒ کا شمار جامع المعقول والمنقول علماء میں ہوتا تھے۔ آپؒ کا سب سے بڑا کارنامہ عقیدہ ختم نبوت ﷺ کا دفاع کرتے ہوئے جھوٹے نبوت کے دعوے دار مرزا غلام احمد قادیانی کو سر زمین لاہور میں شکست دینا ہے، اس وقت کے تمام علماء اسلام نے آپؒ کی قائدانہ علمی وروحانی صلاحیت کو متفقہ طور پر تسلیم کر کے آپ کو امام وقت مانا، یوں آپؒ نے تمام علماء کو لیکر موجودہ مینارے پاکستان کے قریب بادشاہی مسجد لاہور میں پڑاؤ ڈالا۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ذلت ورسوائی سے راہ اجل ہو گیا۔

تصانیف:

آپؒ کی متعدد تصانیف موجود ہیں، جو کہ وقتاً فوقتاً گولڑہ شریف سے شائع ہوتی رہتیں ہیں۔

مثلاً شمس الہدایہ، سیف چشتیائی، اعلاء کلمۃ اللہ، مکتوبات طیبات، الفتوحات الصمدیہ، تصفیہ ما بین سنی وشیعہ، ہدیۃ الرسول، فتاوی مہریہ اور تحقیق الحق فی کلمۃ الحق اس کے ساتھ سیرت نبویہ بھی لاحق ہے، یہ اصل میں سیرت طیبہ از افادات مہریہ لیکن بہت ہی باکمال "سیرت طیبہ" پر مشتمل ہے، جیسے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کی "سیرۃ النبی ﷺ" کی مختصر کتاب ہے، لیکن نہایت جامع ومانع ہے ایسے ہی یہ سیرت نبویہ بھی۔ آپؒ کی تصانیف فارسی، عربی اور اردو زبان میں ہیں۔

سیرت طیبہ اور پیر صاحبؒ:

آپؒ نے "تحقیق الحق فی کلمۃ الحق"[11] کے نام سے جو تصنیف فارسی زبان میں لکھی تھی، وہ اپنے لطیف مسائل، دقیق مباحث اور عظیم علمی جواہر کے باعث تمام اسلامی دنیا میں مشہور ہوئی (ضرورت کے پیش نظر 1962ء میں فارسی متن کے ساتھ ساتھ اردو ترجمہ بھی شائع کر دیا گیا ہے) آپؒ نے اس کتاب میں 1897ء میں مسئلہ "توحید وجودی" کے بارے میں تحقیق کی تھی، یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل تھی۔ اولا بیان لاالہ الا اللہ اس میں آپؒ نے الہ یعنی معبود کا کامل مطلب ومفہوم بیان کیا، اور توحید وجودی کی مکمل تشریح بیان فرمائی۔ اس کے بعد آپؒ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ میں کلمہ طیبہ کی دوسری جزء "محمد رسول اللہ" کی مختصر مگر نہایت جامع شرح کی ہے[12]۔ جس میں آپؒ نے سیرت طیبہ کو سمو دیا، اب عرصہ سے دوسرے حصہ کو الگ کتاب "سیرت طیبہ از افادات مہریہ"[13] کے نام سے شائع کیا جاتا ہے، جیسے علامہ حافظ اسماعیل بن عمر المعروف بابن کثیرؒ کی "السیرۃ النبوۃ" آپؒ کی مشہور تاریخ "البدایۃ والنہایۃ" کا حصہ ہے لیکن الگ طور پر "السیرۃ النبوۃ" کے عنوان سے شائع ہوتی ہے، علامہ ابن کثیرؒ کی یہ کتاب محدثانہ اسلوب پر لکھی گئی ہے۔ سیرت طیبہ پر آپؒ کا یہ علمی شاہکار تقریبا 83 صفحات پر مشتمل ہے جس میں آپؒ نے سیرت طیبہ کے تمام پہلوں کو ذکر کیا ہے۔ اور سیرت طیبہ کا آپ نے کوئی گوشہ نہیں چھوڑا، جس میں ولادت سے لیکر وصال تک کے واقعات کو ذکر کیا ہے۔ مزید یہ کہ سیرت طیبہ کی اس کتاب کے آخر میں آپؒ نے عوام الناس کو سید الانبیاء ﷺ کی انمول گفتگو یعنی احادیث رسول اللہ کی جانب متوجہ کرتے ہوئے چھتیس/36، احادیث مبارکہ کو حصہ سیرت طیبہ کے آخر میں درج فرمایا ہے۔ بعد میں علامہ فیض احمد فیضؒ نے اس میں چار/4، احادیث کا اضافہ کرتے ہوئے چالیس/40 کا عدد مکمل کر دیا ہے، یہ تمام احادیث مبارکہ جوامع الکلم ہیں۔ اس کے علاوہ بھی فتوحات مکیہ از شیخ ابن عربیؒ سے کشفی روایات تقریبا ایک سو ستانوے/197 نقل کی ہیں۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

سیرت طیبہ میں آپؒ کا طرز بیان:

آپؒ کا طرز تحریر سیرت طیبہ میں محدثانہ ہے چونکہ آپؒ اپنی کتاب "تحقیق الحق فی کلمۃ الحق" میں مسئلہ وحدت الوجود پر مولانا عبدالرحمن لکھنوی صاحب کے رد کے ساتھ ساتھ توحید ورسالت کے صحیح اسلامی شرعی تصور ومفہوم کو اجاگر کر رہے تھے، اس لیے سیرت طیبہ کو بھی آپؒ نے امہات الکتب کے مستند ذخیرہ سے اخذ کیا ہے، آپؒ نے اس وقت فارسی زبان کا استعمال کیا ہے، کیونکہ "کلمۃ الحق"[14] بھی فارسی ہی میں تھی، "کلمۃ الحق" صرف کلمۂ طیبہ کے پہلے جملے کی تشریح پر مشتمل تھی۔ اور آپؒ کے سامنے صرف مسئلہ وحدت الوجود ہی نہیں تھا، بلکہ رسالت و نبوت کا توحید سے لزوم والصاق بھی مد نظر تھا۔ اسلیئے آپؒ نے محدثانہ طرز استدلال پر اپنے کام کو جاری رکھا، اور آپؒ نے سیرت طیبہ کو کتاب "تحقیق الحق فی کلمۃ الحق" کے حصہ کے طور پر ذکر کیا ہے اس وجہ سے سیرت طیبہ کا اسلوب عام قاری کو پتہ نہیں چلتا۔ اس کو جاننے کے لیے کتاب کا گہرائی سے مطالعہ ضروری ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ محدثانہ اسلوب کی خصوصیات اور محدثانہ اسلوب کا دیگر اسالیب سے موازنہ کی نوعیت کا جاننا ضروری ہے، آپؒ کا اسلوب و منہج کی حیثیت واضح ہو گی۔

محدثانہ اسلوب کی خصوصیات:

علامہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ[15] اور ابن کثیرؒ[16] نے جن خصوصیات کو محدثانہ اسلوب میں بیان کیا ہے، وہ یہ ہیں۔ مثلا

(1) کہ علم حدیث کے اصول و قواعد کو سامنے رکھتے ہوئے سیرت طیبہ کو مرتب کرنا۔

(2) روایات کو نقل کرنے میں یقین کا پہلو مد نظر ہوتا کہ شک وتامل نہ ہو۔

(3) روایت کی اسناد میں مکمل اتصال ہو انقطاع وابہام نہ ہو۔

(4) روایت کے رواۃ میں علم جرح وتعدیل کا پورا لحاظ ہو۔

(5) روایت قولی، فعلی، عملی کا ذکر موجود ہوتا کہ روایت بالمعنی کی اجازت وعدم اجازت واضح ہو سکے۔

اس کے علاوہ بھی آپؒ نے کچھ اصول و قواعد کا ذکر کیا ہے بہر حال بنیادی اصول یہ ہی ہیں۔

محدثانہ اور مؤرخانہ اسلوب میں فرق:

(1) محدث روایت کی سند کے تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھتا ہے کہ راوی منفرد ہے یا نہیں۔ جبکہ مؤرخ صرف روایت کو نقل کرتا ہے، اور حالات و واقعات پر نظر رکھ کر واقعہ بیان کرتا ہے۔

(2) محدث نقل کی حد تک تو غیر جانبدار ہوتا ہے کہ روایت اس کی رائے کے حق میں ہو یا خلاف؟ اس کو نقل کر دیتا ہے، اور درجہ ورتبہ بھی متعین کر دیتا ہے، کہ یہ حضور ﷺ سے بے حد عقیدت رکھتا ہے۔ جبکہ مؤرخ واقعات کو غیر جانبدارانہ انداز میں محض نقل کرتا ہے، یہ اس کی تحقیق کہلاتی ہے۔

(3) محدث اپنی روایت کو نقل کرنے میں مصادر ورجال کی مکمل چھان بین کرتا ہے۔ جبکہ مؤرخ اپنی روایات کے مصادر، اسناد، اور رجال کی ثقاہت و کردار کی بحث نہیں کرتا۔

(4) محدث ومؤرخ دونوں تاریخی واقعات پر گہری نظر رکھتے ہیں اور واقعات کے پس منظر و نتائج ان سے پوشیدہ نہیں ہوتے ہیں[17]۔

محدثانہ اور مؤرخانہ اسلوب کا خلاصہ:

محدث کا معیار تحقیق مؤرخ کے معیار تحقیق سے بلند ہوتا ہے، حدیث کے اصول و قواعد ضعف وثقاہت، جرح وتعدیل تنقید و توثیق وغیرہ پوری دنیا کے ماہرین حدیث کے سامنے ہے جبکہ مؤرخ کے معیارات روایت میں سقم وضعف باقی رہتا ہے بلکہ بعض مقامات پر محدثین کے ادنی ترین معیار کے مطابق بھی نہیں ہوتے ہیں

سیرت نبویہ ﷺ میں پیر مہر علی شاہؒ کا محدثانہ اسلوب سے موازنہ:

سب سے پہلے کہ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کی اپنی مختصر کتاب "سیرت نبویہ" کے مضامین کا تعارف

1-انساب، ولادت مبارک، آنحضرت ﷺ، 2-ازواج النبی ﷺ، 3-اولاد مطہرات

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

4-خاندان نبی پاک ﷺ، 5-غلام ور فقاء مصطفی ﷺ، 6-سفیر، کاتبین نجباء خلفاء عشرہ مبشرہ اصحاب النبی ﷺ، 7-جہاد ساز وساماں النبی ﷺ، 8-حلیہ شریف خصائل وصفات عالیہ، 9-معجزات وقت ولادت مبارک، 10-معجزات بعد از اعلان نبوت، 11-وصال مبارک، 12-جوامع الکلم احادیث مبارک۔

یہ موضوعات کے بعض نام کتاب "سیرت نبویہ" کے موضوعات کے ناموں سے الگ ہیں، یہ اختصار کے پیش نظر کیا ہے۔ان موضوعات میں مجدد گولڑہ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے جو بھی حدیث شریف تحریر فرمائی ہے، وہ مستند کتب احادیث وسیرت سے اخذ کی ہے، اور وہ حدیث شریف کتب ستہ، یا کتب تسعہ میں سے ہے، یا مستند سیرت کی کتب میں موجود ہے۔اس کو اب ترتیب وار بطور امثلہ ذکر کیا جاتا ہے، تاکہ موازنہ و تطبیق کا مکمل عمل جاننے میں آسانی ہو۔

مثال نمبر 1-اپنی کتاب "سیرت نبویہ" میں شجرہ نسب کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب[18]۔۔۔باب مبعث النبي صلى الله عليه وسلم :ترجمہ: باب نبی ﷺ کی بعث کے بیان میں

محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن [ص:45] قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان[19] .

ترجمہ: محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن الياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان کے بیٹے ہیں۔

اور اسی شجرہ نسب کو امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے، جو شجرہ شریف آپؒ لائے ہیں, گویا آپؒ کے سامنے صحیح بخاری شریف بھی ہے، جو احادیث نبوی ﷺ کا عظیم ذخیرہ ہے، اس سے آپؒ کی کتب حدیث نبوی ﷺ پر گہری نظر ہی کہا جا سکتا ہے، جو کہ عمدہ مستند ماخذ سیرت طیبہ ﷺ ہی ہے، باقی تمام کتب کو چھوڑ کر صحیح بخاری شریف سے شجرہ طیبہ کو لیا ہے، کہ یہ کتاب آپؒ کے زیر نظر رہتی تھی۔

مثال نمبر 2-اپنی کتاب "سیرت نبویہ" میں یوں لکھتے ہیں۔

ولادت آنحضرت ﷺ یوم سوموار ماہ ربیع الاول عام الفیل میں[20]۔۔۔

اور اسی کو سیرت ہشام نے بیان کیا جاتا ہے۔

رأى ابن إسحاق مولده صلى الله عليه وسلم , قال ابن إسحاق: ولد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين، لاثنتي عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الأول، عام الفيل[21]۔

ترجمہ: محمد بن اسحاقؒ آپ ﷺ کے میلاد کے متعلق اپنی رائے ذکر کی ہے، کہ آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ عام الفیل کے سال سوموار کے دن بارہ ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی ہے -

آپؒ نے اپنی "سیرت نبویہ" کو نہایت مستند کتب سیرت سے اخذ کیا ہے، یہ حوالہ سیرت ہشام سے لیا ہے، اور سیرت ہشام امہات الکتب میں سے ہے۔اور اس سے آپؒ کے اسلوب ماخذ کا پتہ چلتا ہے، کہ آپؒ نے "سیرت نبویہ" میں زیادہ تر امہات الکتب زیر نظر رکھا ہے۔

مثال نمبر 3–آپؒ اپنی کتاب "سیرت نبویہ" میں آپ ﷺ کی رضاعی امہات کا یوں ذکر کرتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کو حضرت حلیمہ بنت ذویب نے دودھ پلایا، آنحضرت کا سینہ مبارک حضرت حلیمہ ضی اللہ عنہا کی حوالگی کے زمانہ مین ملائکہ نے شگاف کیا[22]۔اور کاذکر محمد بن محمد ابوالفتح (متوفی 734ھ) المعروف ابن سید الناس رحمہ اللہ نے اسطرح کیا ہے۔

و ارضعته علبه الصلا ة والسلام حليمة بنت أبي ذؤيب الهذلية ,وعند ها شق صدره وملئ حكمة وايمانا بعد أن أستخرج حظ الشيطان منه صلى الله عليه وسلموارضعتهصلى الله عليه وسلم أيضا ثويبة الاسلمية جارية أبي لهب[23]۔

ترجمہ: اور آپ ﷺ کو حلیمہ بنت ابی ذؤیب ہذلیہ رضی اللہ عنہا نے دودھ پلایا اور ان کے ہاں آپ ﷺ کا سینہ مبارک کھول کر حکمت وایمان سے لبریز کیا گیا شیطانی خیالات کا حصہ ختم کیا گیا۔اور آپ ﷺ کو ابی لہب کی لونڈی ثویبہ اسلمیہ نے بھی دودھ پلایا ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

مثال نمبر4-آپؒ اپنی کتاب "سیرت نبویہ" میں لکھتے ہیں جب آپ ﷺ کی عمر شریف بارہ سال دوماہ دس روز ہوئی تو آپ ﷺ اپنے چچا "ابو طالب" کے ہمراہ سفر شام کو نکلے[24]..اور اس کے متعلق ابن جماعہ الکنانیؒ فرماتے ہیں۔

لما بلغ النبي صلى الله عليه وسلم اثنتي عشرة سنة وشهرين وعشرة أيام، وقيل: تسع سنين. خرج مع عمه أبي طالب إلى الشام حتى بلغ بصرى فرآه بحيري الراهب فعرفه بصفته فجاء وأخذ بيده، وقال: هذا سيد العالمين، هذا رسول رب العالمين، هذايبعثه الله رحمة للعالمين. فقالوا له: من أين علمت هذا؟ قال: إنكم حين أقبلتم من العقبة لم يبق حجر ولا شجر إلا خر ساجدا، ولا يسجد إلا لنبي، وإنا نجده في كتبنا. وقال لأبي طالب: لئن قدمت به الشام لتقتلنه اليهود. وسأله أن يرده خوفا من اليهود فرده[25].

ترجمہ: جب آپ ﷺ کی عمر مبارک بارہ سال دوماہ دس دن ہوئی، اور بعض نے نو سال کہا ہے، تو آپ ﷺ اپنے چچا "ابو طالب" کے ساتھ ملک شام گئے آپ ﷺ بصرہ پہنچے، تو آپ ﷺ کو "بحیرہ راہب" نے دیکھ کر آپ کی صفات سے پہچان لیا، اور آپ ﷺ کے ہاتھ کو پکڑ لیا، اور کہنے لگا، یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں، یہ رب العلمین کے رسول ﷺ ہیں، ان کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا ہے، تو انہوں نے کہا تجھے یہ کہاں سے پتہ علم ہوا ہے؟ کہنے لگا، یقینا جب آپ گھاٹی سے سامنے آئے تو کوئی پتھر و درخت ایسا نہیں تھا کہ سجدے میں نہ گیا ہو، اور یہ نبی ﷺ کے سواء کسی کو سجدہ نہیں کرتے اور ہم نے یہ اپنی کتابوں میں پڑھ رہے ہے، اور "ابو طالب" سے کہنے لگا اگر آپ ان کو شام لیکر گئے تو یہودی ان کو قتل کردیں گے، اور ان سے پوچھا کہ یہودیوں سے خوف کی وجہ سے ان واپس کردیں، تو آپ کو واپس کردیا گیا۔

مثال نمبر5-آپؒ اپنی کتاب "سیرت نبویہ" میں لکھتے ہیں جب آپ ﷺ کی عمر شریف پنتیس/35 سال کی ہوئی عمارت کعبہ مکرمہ کو حاضر ہوئے اور حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے رکھا جب چالیس برس ایک روز کی عمر کو ﷺ[26]۔۔

اس کے متعلق امام مسلمؒ اور سید الناسؒ فرماتے ہیں۔

ولما بلغ صلى الله عليه وسلم اربعين سنة ويوما ابعثه الله تبارك وتعالى للعلمن بشيرا ونذيرا

وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ[27]، فجاءه الملك، فقال: اقرأ، قال: ما أنا بقارئ، قال: فأخذني، فغطني حتى بلغ مني الجهد، ثم أرسلني، فقال: اقرأ، قال: قلت: ما أنا بقارئ، قال: فأخذني، فغطني الثانية حتى بلغ مني الجهد، ثم أرسلني، فقال: أقرأ، فقلت: ما أنا بقارئ، فأخذني، فغطني الثالثة حتى بلغ مني الجهد، ثم أرسلني، فقال: {اقرأ باسم ربك الذي خلق خلق الإنسان من علق اقرأ وربك الأكرم الذي علم بالقلم علم الإنسان ما لم يعلم} [العلق: 2][28].

ترجمہ: اور جب آپ ﷺ کی عمر شریف چالیس سال ایک دن کی ہوئی، تو اللہ تعالی نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے خوشخبری اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا، اور آپؐ اس وقت غار حراء میں تھے تو آپؐ کے پاس فرشتہ آیا کہنے لگا پڑھیے، فرمایا، میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ فرمایا پھر مجھے زور سے دبایا، جس سے تکلیف بھی ہوئی پھر مجھے چھوڑ دیا فرمایا پڑھیے فرمایا میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ فرمایا پھر دوبارہ مجھے زور سے دبایا، جس سے تکلیف ہوئی پھر چھوڑ دیا فرمایا پڑھیے، میں نے کہا، میں پڑھنے والا نہیں ہوں، پھر مجھے پکڑ اپس تیسری مرتبہ زور سے دبایا، جس سے تکلیف ہوئی پھر چھوڑ دیا فرمایا اقرأ باسم ربك الذي خلق۔۔۔ ترجمہ: پڑھیے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا ہے، پڑھیے آپ ﷺ کا رب بڑا کریم ہے، جس نے قلم کے واسطے سے علم سکھایا اسی نے سکھایا انسان کو وہ جو نہیں جانتا تھا۔

مثال نمبر6-آپؒ اپنی کتاب "سیرت نبویہ" میں لکھتے ہیں، اس مدت (دس سال) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات پچیس/25 اور ایک قول میں ستائیس/27 ہیں از ان جملہ سات غزوات میں آپ ﷺ نے جنگ کی[29]۔ محدث کبیر علامہ سید الناسؒ فرماتے ہیں:

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

كانت غزواته صلى الله عليه وسلم فى هذه المدة خمس وعشرين , وقيل سبعا وعشرين قاتل منها فى سبع ,بدر,احد , والخند ق , بني قريظة , وبني المصطلق ,وخيبر, وحنين , والطائف , وقيل قاتل ايضا بوادى القرى , والغابة , وبني النضير [30] .

ترجمہ: اس دس سالہ مدت میں آپ ﷺ کے غزوات پچیس/25، اور ایک قول میں ستائیس/27، ہیں، ان میں سات/07 ،غزوات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی۔ بدر، احد، خندق، بنی قریظہ بنی المصطلق، خیبر، اور طائف میں۔ ایک قول میں وادی قریٰ، غابہ اور بنی نضیر میں بھی جنگ کی۔۔۔

مثال نمبر 7۔ آپؒ اپنی کتاب "سیرت نبویہ" میں لکھتے ہیں, آنحضرت ﷺ سب سے اول حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کو نکاح میں لائے اس کے بعد حضرت سودہ بنت زمعہ کو اور وہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کے پاس بڑھاپے کو پہنچیں [31]۔۔۔ محدث کبیر علامہ سید الناسؒ فرماتے ہیں:

فأول من تزوج صلى الله عليه وسلم خديجة وقد تقدم ذكرها. ثم سودة بنت زمعة بن قيس بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالك بن حسل بن عامر بن لؤي بعد خديجة على الصحيح، ومن الناس من يقول: تزوج عائشة قبلها، وأصدق النبي صلى الله عليه وسلم سودة أربعمائة ...

وكانت قد كبرت عنده فأراد طلاقها، فوهبت يومها لعائشة، فأمسكها، وقيل: بل طلقها وراجعها، والصحيح الأول... فقالت: لا تطلقني وأنت في حل من شأني، فإنما أريد أن أحشر في أزواجك، وإني قد وهبت يومي لعائشة، وإني لا أريد ما تريد النساء، فأمسكها رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى توفي عنها ... ثم عائشة بنت أبي بكر الصديق ... عن عائشة، قالت: تزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا بنت سبع سنين، وبنى بي، وأنا بنت تسع، وقبض عني، وأنا بنت ثمان عشرة... توفيت وصلى عليها أبو هريرة، ودفنت بالبقيع ليلا[32].

ترجمہ: سب سے پہلے آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ پھر صحیح قول کے مطابق حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی، اور بعض علماء فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ان سے پہلے ہوا تھا، اور آپ ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر چار سو در ہم رکھے تھے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عمر رسیدہ ہو گی تھی آپ ﷺ نے ان کو الگ کرنا چاہا تو آپ نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تو آپ کو روک لیا گیا۔ اور بعض علماء نے کہا بلکہ ان کو طلاق ہوئی اور رجوع کیا گیا۔ پہلی بات صحیح ہے، آپ نے کہا مجھے چھوڑیں نہیں آپ ﷺ کا بہت بلند مقام ہے یں چاہتی ہو میرا حشر آپ ﷺ کی ازواج مطہرات میں ہوں میں اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیتی ہوں، میں آپ ﷺ سے وہ نہیں چاہتی جو عورتیں چاہتی ہیں، تو وہ آپ ﷺ کے پاس ہی تھیں کہ آپ ﷺ دنیا سے انتقال فرما گئے۔ پھر آپ ﷺ کا عقد ے نکاح حضرت عائشہ بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے ہوا, آپ فرماتی ہیں جب عقدے نکاح ہوا اس وقت میری عمر سات/07، سال تھی اور جب رخصتی ہوئی اس وقت نو/09 سال اور آپ ﷺ کا جب وصال ہوا اس وقت 18 سال۔ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ کی امامت فرمائی آپ کو جنت البقیع میں رات کے وقت دفن کیا گیا تھا۔

مثال نمبر 8۔ آپؒ اپنی کتاب "سیرت نبویہ" میں لکھتے ہیں، آپؒ نے سید عالم ﷺ کی اولاد پاک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ کی اولاد مبارک میں سے ایک حضرت قاسم رضی اللہ عنہ ہیں جن کے نام پر آنحضرت ﷺ کی کنیت ابو القاسم کہا کرتے تھے، عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہ طیب وطاہر ہر دو انہی کے لقب ہیں [33]۔۔۔

محدث کبیر علامہ سید الناسؒ فرماتے ہیں:

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

عن ابن سعد قال: أنا هشام بن محمد بن السائب الكلبي عن أبيه عن أبي صالح عن ابن عباس قال: كان أول من ولد لرسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة قبل النبوة:القاسم، وبه كان يكنى، ثم ولدت له: زينب، ثم: رقية، ثم: فاطمة، ثم: أم كلثوم، ثم ولد له في الإسلام: عبد الله، فسمي الطيب الطاهر، وأمهم جميعا خديجة بنت خويلد بن أسد بن عبد العزى بن قصي، و قال ابن إسحق: ولدت له خديجة: زينب، ورقية، وأم كلثوم، وفاطمة، والقاسم، وبه كان يكنى، والطاهر، والطيب[34] .

ترجمہ: ابن سعدؒ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے اعلان نبوت سے پہلے مکۃالمکرمہ میں حضرت قاسم پیدا ہوئے ان کے نام پر آپ ﷺ کی کنیت ابو القاسم ہے، پھر حضرت زینب، رقیہ، فاطمہ، اور ام کلثوم رضی اللہ عنہن کی ولادت باسعادت ہوہیں۔ پھر اسلام کے دور دورہ میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی ولادت مبارکہ ہوئی آپ کو طیب وطاہر کہا جاتا تھا ان سب کی والدہ حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی تھیں۔ اور محمد بن اسحاقؒ فرماتے ہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے زینب، رقیہ ام کلثوم، فاطمہ اور حضرت قاسم پیدا ہوئے ان ہی کے نام سے آپ ﷺ کی کنیت ابو القاسم ہے اور طاہر وطیب بھی۔۔۔

مثال نمبر 9۔ آپؒ اپنی کتاب "سیرت نبویہ" میں لکھتے ہیں، آنحضرت ﷺ کے چچے اور پھوپھیاں، حارث، قثم، زبیر[35]۔۔۔ محدث کبیر علامہ سید الناسؒ فرماتے ہیں:

أبو طالب عبد مناف، والزبير، وعبد الكعبة، وأم حكيم، وعاتكة، وبرة، وأوى، وأميمة وأمهم فاطمة بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم، وعبد الله والد رسول الله صلى الله عليه وسلم شقيق هؤلاء، وقد تقدم ذكره، وحمزة، والمقوم، وحجل واسمه المغيرة، وصفية، وزاد بعضهم: العوام، وأمهم هالة بنت وهيب بن عبد مناف ، وأمهما نتلة، وقيل: نتيلة بنت جناب بن كلب بن النمر بن قاسط والحارث، وهو أكبر ولد عبد المطلب.

ترجمہ: ابو طالب عبد مناف، زبیر عبد الکعبۃ، ام حکیم، عاتکہ، برہ، اروی، امیمۃ اور ان کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہے، عبد اللہ، جناب رسول اللہ ﷺ کے والد محترم یہ سب حقیقی بہن بھائی تھے، ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ حمزہ، مقوم، حجل اور ان کا نام مغیرہ صفیۃ اور بعض نے عوام کا ذکر بھی کیا ہے، ان کی والدہ ھالہ بنت وھیب بن عبد مناف ہے۔ بعض نے ان کی والدہ کا نام نتلہ اور نتیلہ بنت جناب بن کلیب۔۔۔ ذکر کیا ہے، اور حارث یہ بڑا بیٹا تھا۔

وأبو لهب عبد العزى، وأمه لبنى بنت هاجر بن عبد مناف والغيداق، واسمه مصعب، وقيل: نوفل، ولقب الغيداق لجوده، وأمه ممنعة بنت عمرو بن مالك.فأعمامه عليه السلام اثنا عشر، ومن الناس من يعدهم عشرة، فيسقط عبد الكعبة، ويقول: هو المقوم، ويجعل الغيداق وحجلا واحد، ومن الناس من يعدهم تسعة فيسقط قثم .وأما عماته فست لا خلاف في ذلك، وكلهن بنات فاطمة المخزومية إلا صفية ، فهي من هالة الزهرية ، هذا هو المشهور عند أهل النسب. وقد ذكر أن أروى لفاطمة المخزومية.ولم يسلم من أعمامه عليه السلام إلا حمزة والعباس على الصحيح[36].

ترجمہ: حضرت عبد المطلب کا،،،، اور ابولھب عبد العزی اور ان کی والدہ کا نام لبنی بنت ھاجر بن عبد مناف تھا۔ اور غیدان انکا نام مصعب اور بعض نے کہا نوفل اور لقب غیدان تھا ان کی والدہ کا نام ممنعۃ بنت عمرو بن مالک تھا۔ آپ کے چچاؤں کی تعداد بارہ/12 اور بعض نے دس/10 ذکر کیے ہیں عبد الکعبہ کو ساقط کر دیا ہے، اور کہا ہے کہ یہ مقوم ہے اور غیدان اور حجل کو ایک کہا ہے۔ اور بعض علماء نے نو/9 تعداد ذکر کی ہے۔ ان میں سے قثم کو ساقط کیا ہے۔ آپ ﷺ کی پھوپھیاں چھ/6 ہیں، اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے ساری کی ساری فاطمہ بنت مخزومیہ کی بیٹیاں ہیں سواء صفیہ کے۔ یہ ھالہ زہریہ کی اولاد میں سے ہیں، اہل نسب کے ہاں یوں ہی مشہور ہے۔ یہ بھی ذکر ہے کہ اروی فاطمہ بنت مخزومیہ کی بیٹی ہیں۔ صحیح قول کے مطابق آپ ﷺ کے چچوں میں صرف حضرت حمزہ اور عباس رضی اللہ عنہما ہی ایمان لائے ہیں۔

مثال نمبر10۔آپؒ اپنی کتاب "سیرت نبویہ" میں لکھتے ہیں،آنحضرت ﷺ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی بعض نے اور بھی روایت کی ہے،اور دو شنبہ بوقت چاشت گرم بارہ ربیع الاول،چودہ روز بیمار رہے [37]۔اب اس کے بارے میں ائمہ محدثین و مؤرخین کیا کہتے ہیں۔امام المؤرخین ابن اسحاقؒ،ابن سعدؒ،امام احمد بن حنبلؒ،امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ ابن سید الناسؒ فرماتے ہیں:

ذكر وفاته صلى الله عليه وسلم توفى صلى الله عليه وسلم و قد بلغ ثلاثا و ستين , قيل غير ذلك يوم الاثنين حين اشتد الضحي لاثنتي عشرة ليلة خلت من ربيع الاول و مرض اربعة عشر يوما , و دفن ليلة الاربعاء و لما حضره الموت,كان عنده قدح فيه ماء فجعل يدخل يده فيه و يمسح وجهه و يقول اللهم اعنى على سكرات الموت[38] .

ترجمہ: آپ ﷺ کے وصال کا ذکر۔آپ ﷺ کا وصال سوموار کے دن بارہ12،ربیع الاول دوپہر کے وقت ترسنٹھ/63،سال کی عمر مبارک میں ہوا بعض نے اس کے علاوہ بھی اقوال بیان کیے ہیں۔آپ ﷺ چودہ/14،دن بیمار رہے۔اور آپ کو بدھ کی رات کو دفن کیا گیا۔

ان کے علاوہ بھی آپؒ سیرت طیبہ میں بہت سارے عنوانات دیئے ہیں، جیسے کہ گزر چکا ہے،ان کی امثلہ کو مقالہ میں ذکر نہیں کیا، کیونکہ مقالہ مزید طویل ہو جاتا،ان چند ایک موضوعات سے اخذ شدہ کام سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ آپؒ کا اسلوب محدثانہ ہے،آپؒ نے سیرت طیبہ میں حدیث شریف کے مستند ذخیرہ سے سیرت طیبہ کو ترتیب دیا ہے۔گو کہ آپؒ کی کتاب حجم کے اعتبار سے مختصر ہے۔لیکن سمندر کو آپؒ نے کوزے میں بند کیا ہے۔

خلاصہ ونتائج:

آپؒ کا اسلوب سیرت نگاری میں محدثانہ ہے۔کیونکہ آپؒ نے ان کتب سے سیرت طیبہ ﷺ کو اخذ کیا ہے،جو کہ امہات الکتب میں شمار ہوتی ہیں، جیسے کہ حوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے۔آپؒ نے علماء متقدمین کے علمی کام کو احسن انداز میں اپنے زمانہ کی ضرورت کے مطابق پیش کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔آپؒ صرف تصوف وطریقت میں ہی نہیں بلکہ شریعت مصطفوی ﷺ کے علوم اسلامیہ شرعیہ میں بلند مقام رکھتے تھے،آپؒ کے علمی مقام کا چرچہ برصغیر کے علاوہ پوری دنیا میں ہے۔آپ کے ہم عصر علماء وفضلاء آپؒ کی علمی قابلیت کے قائل تھے۔آپؒ کا تصنیفی کام نہایت عمدہ اور جاذب نظر ہے۔آپؒ کا تحریر میں اعتماد اکثر جید علماء متقدمین ومتاخرین پر ہوتا تھا،جو کہ آپؒ کی کتب بینی کو ظاہر کرتا ہے۔

آپؒ کو اللہ ذوالجلال نے مسائل کے استنباط کا ملکہ عطا فرمایا،جو کہ فتاوی جات کی شکل میں آج بھی موجود ہے،آپؒ کی کتب پر مزید کام کی ضرورت ہے، جس میں قرآن مجید،احادیث مبارکہ،اور اقوال صحابہ،اور علماء اسلاف کی کتب سے حاصل شدہ حوالہ جات کی تدقیق وتخریج کی جائے اور منظر عام پر لایا جائے۔

مصادر ومراجع

1 -القرآن الکریم سورۃ النجم:53/4،3۔
2 -فاروق عبداللہ مجلہ الاقلام الحرۃ بمبئی انڈیا،اگست2019۔
3 -ڈاکٹر عبدالرزاق ہرماس کلیۃ الادب جامعۃ ابن زھر—اکادیر المغرب۔
4 -ڈاکٹر محمد اقبال نمل یونیورسٹی اسلام آباد۔
5 - محمد سعد صدیقی چیرمین شعبہ اسلامیہ جامعہ پنجاب۔ مجلہ ضیاء تحقیق فیصل آباد۔
6 -عبدالقدوس وڈاکٹر محمد شہباز شعبہ اسلامی وعربی یونیورسٹی سرگودھا۔
7 - محمد جنید انور۔
8 -مہر منیر سوانح حیات: فیض احمد فیض علامہ، مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور ص61۔
9 -حوالہ سابقہ ص3۔
10 - حوالہ سابقہ ص65۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

11- یہ کتاب آپؒ نے مولانا عبد الرحمن لکھنوی کی کتاب کلمۃ الحق کی تردید میں تحریر فرمائی تھی جنکی تصنیف کی وجہ سے اس وقت ہندوستان میں انتشار شروع ہو گیا تھا اور مختلف علماء نے مولانا عبد الرحمن ؒ پر کفر کا فتاوی دیا تھا لیکن پیر مہر علی شاہؒ نے مولانا لکھنوی کو اس مسئلہ میں معذور قرار دیا اور تکفیر و تعزیر سے اجتناب کیا صرف مسئلہ کے تمام پہلو پر مستقل اظہار خیال فرمایا جیسے مہر منیر سوانح حیات ص 513،514۔ میں مذکور ہے۔

12 - مہر منیر سوانح حیات: فیض احمد فیض علامہ، مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور ص 513،514۔

13 - سیرت طیبہ از افادات مہریہ: مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔

14 -عبد الرحمن مولانا، کلمۃ الحق۔ منشی لکشور واقع لکھنو اکتوبر 1901ء۔

15 - محمد الامین بن محمد، السیرۃ النبویۃ فی فتح الباری ص 78 طبع الکویت۔

16 -السیرۃ النبویۃ: أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي (المتوفى: 774ھ)، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت، ص 10 تا 17۔

17 - محمد سعد صدیقی اردو ادب سیرت نگاری کا محدثانہ اسلوب ص 14 مجلہ ضیائے تحقیق

18 - پیر مہر علی شاہؒ، سیرت طیبہ از افادات مہریہ: مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔ ص 1۔

19 - صحيح البخاري محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي-دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي) 1422ھ ص 44/5۔

20 - پیر مہر علی شاہؒ، سیرت طیبہ از افادات مہریہ: مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔ ص 1۔

21 - السيرة النبوية لابن هشام: عبد الملك بن هشام بن أيوب الحميري المعافري، أبو محمد، جمال الدين (المتوفى: 213ھ) شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر الثانية، 1375ھ - 1955 م ص 146/1۔

22 - پیر مہر علی شاہ صاحبؒ، سیرت طیبہ از افادات مہریہ: مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔ ص 1۔

23 -ابن سید الناس، نور العیون فی تلحیض الامین والمامون دار المنہاج والتوزیع جدہ سعودی عرب ص 31

24 - پیر مہر علی شاہ صاحبؒ، سیرت طیبہ از افادات مہریہ: مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔ ص 2۔

25 - المختصر الكبير في سيرة الرسول صلى الله عليه وسلم ,عبد العزيز بن محمد بن إبراهيم، ابن جماعة الكناني، 767ھ) دار البشير عمان 1993م ص 29/1۔

26 - پیر مہر علی شاہ صاحبؒ، سیرت طیبہ از افادات مہریہ: مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔ ص 3

27 - ابن سيد الناسؒ, نور العيون فى تلحيض الامين والما مؤن دار المنهاج والتوزيع بيروت ص 37.

28 - المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم , مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري ,دار إحياء التراث العربي , بيروت ص 160/1

29 - پیر مہر علی شاہ صاحبؒ، سیرت طیبہ از افادات مہریہ: مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔ ص 4

30 - ابن سيد الناسؒ, نور العيون فى تلحيض الامين والما مؤن دار المنهاج والتوزيع بيروت ص40

31 - پیر مہر علی شاہ صاحبؒ، سیرت طیبہ از افادات مہریہ: مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔ ص، 17

32 - ابن سيد الناسؒ , عيون الأثر في فنون المغازي والشمائل والسير,دار القلم , بيروت 1993/1414.ص 300

33 - پیر مہر علی شاہ صاحبؒ، سیرت طیبہ از افادات مہریہ: مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔ ص 21

34 - ابن سيد الناسؒ , عيون الأثر في فنون المغازي والشمائل والسير,دار القلم , بيروت 1993/1414.ص , 288

35 - پیر مہر علی شاہ صاحبؒ، سیرت طیبہ از افادات مہریہ: مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔ ص 23

36 - ابن سيد الناسؒ , عيون الأثر في فنون المغازي والشمائل والسير,دار القلم , بيروت 1993/1414.ص 291

37 - پیر مہر علی شاہ صاحبؒ، سیرت طیبہ از افادات مہریہ: مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔ ص 45

38 - محمد بن إسماعيل أبوعبدالله البخاري :صحيح البخاري دارطوق النجاة (مصورة عن السلطانية) 1422هـ ص 186/4ـ حديث نمبر4449،مسلم شريف حديث نمبر2347 ، جامع ترمذی حدیث نمبر978 ، تاریخ طبری 215/3 ، طبقات ابن سعد 272/2